پروفیسر حافظ محمد یٰسین بٹ ☆

حب النبی ﷺ، امتیازی خصوصیات

قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے رحمۃ للعالمین کی جلد دوم کا باب ہفتم حب النبی ﷺ کے پیارے اور دلکش نام سے رقم کیا ہے۔ یہ مضمون صفحہ ۳۲۶ تا ۳۴۷ تک مندرجہ ذیل مختصر مگر جامع ذیلی عنوانات پر مبنی ہے۔ یہ امتیازی خصوصیت بھی کتاب رحمۃ للعالمین ہی کی ہے۔ آئندہ سطور میں چند خصوصیات کا مختصر تعارف حدیث کے حوالے سے ہوگا۔

۱۔ جود و سخا کا بیان ۲۔ عدل و انصاف کا بیان ۳۔ نجدت و شجاعت کا بیان ۴۔ تواضع کا بیان ۵۔ حیا کا بیان ۶۔ شفقت و رافت کا بیان ۷۔ عفو و کرم ۸۔ زہد فی الدنیا

قاضی صاحب رسول اللہ ﷺ سے انتہائی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بعض نے محبت کے معنی شوق الی المحبوب بیان کئے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ محبت ایثار للمحبوب کا نام ہے۔ بعض نے کہا کہ محبت اسے کہتے ہیں کہ قلب کو مرادِ محبوب کا تابع بنا دیا جائے۔ قاضی صاحب کے بقول محبت روح کے میلانِ صحیحہ کا نام ہے۔ (۱) قاضی صاحب نے محبت کے معنی لکھتے ہوئے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا اور یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ کس کا قول ہے؟

مصنفِ رحمۃ للعالمین محبت کو روحِ انسانی کی ایسی صفتِ نورانی قرار دیتا ہے جو جسمِ انسانی میں آنے سے پیشتر بھی روح کے اندر پائی جاتی اور کارفرما تھی، مصنف استدلال کے لئے **الارواح جنودٌ مجندۃٌ** لکھتے ہیں۔ راقم الحروف سند کے ساتھ حدیث کے الفاظ رقم کر رہا ہے:

وقال اللیث عن یحییٰ بن سعید عن عمر عن عائشۃ رضی انھا قالت سمعت النبی یقول الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف (۲)

☆ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ٹیکسلا

بقولِ مصنف محبت کے مدارج محبوب کے مدارج پر منحصر ہوتے ہیں، محبوب جتنا زیادہ ارفع و اعلیٰ ہوگا محبت کا درجہ بھی اُسی قدر ارفع ودائمی ہوگا۔ محبت کو ذات وصفاتِ محبوب سے جس قدر زیادہ عرفان ہوگا، اُسی قدر زیادہ استحکام سے اس کا اُس کی جانب میلان ہوگا۔ قاضی صاحب آیتِ قرآنیہ سے استدلال کرتے ہیں۔

یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (۳)

ان سے خدا کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں۔ وہ تو خدا ہی کے سب سے زیادہ دوست دار ہیں۔

قاضی صاحب کے اسلوبِ بیان میں سے یہ بھی ہے، کہ قرآنِ حکیم کی آیت کے بعد احادیثِ نبویہ ﷺ سے استدلال کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو حدیث نبوی

المرء مع من احب (۴)

ہر شخص کا حشر اُس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

مصنف کی تحریر میں اُن اشخاص کا ذکر بھی ملتا ہے جو کہ لوگوں کے دلوں میں اس لئے بستے ہیں کہ اُن کی صفتِ مردانگی وشجاعت سے ان کو محبت ہوتی ہے۔ مثلاً سقراط وافلاطون کے نام محبت اور پیار سے لیا کرتے ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ علم وحکمت کے خود قدردان ہوتے تھے۔

قرآن حکیم نے جن محبتوں کو ترجیح کے ساتھ ذکر کیا ہے، قاضی صاحب نے اس آیت کا حوالہ دیا ہے، آیت یہ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ (۵)

کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی، اور مال جو تم کماتے ہو، اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو، اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو، خدا اور اُس کے رسول ﷺ سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہوں۔

مصنف حب النبی ﷺ کی مزید وضاحت احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اور حدیث

کے الفاظ یہ ہیں:

لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین (۶)

کوئی شخص تم میں سے مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ماں، باپ اور اولاد اور باقی سب اشخاص سے بڑھ کر محبت نہ ہو۔

مصنف حدیث کی سند نہیں لائے، راقم الحروف سند کے ساتھ بخاری اور مسلم کی روایت لکھ رہا ہے۔ بخاری میں سند کے ساتھ الفاظ یہ ہیں:

حدثنا شعبة عن قتادة عن انس قال قال النبی ﷺ لایؤمن احدکم حتی أکون احبَّ الیه من والده وولده والناس اجمعین (۷)

صحیح مسلم حضرت انس کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ لا یؤمن احدکم حتیٰ أکون احب الیه من ولده و والده والناس اجمعین (۸)

نجدت وشجاعت

نجدت وشجاعت کے ذیلی عنوان میں مصنف لکھتا ہے کہ نجدت اُس صفت کو کہتے ہیں کہ موت کے سامنے نظر آنے پر بھی اعتماد علی النفس قائم رہے، اور شجاعت قوتِ غضبیہ کے اُس کمال کو کہتے ہیں جو انقیادِ عقل سے حاصل ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بے باک اور نڈر ہونے کے وصف کو مصنف نمایاں کرتا ہے اور حدیث مبارکہ لاتا ہے، مدینے میں ایک رات شور ہوا لوگ سمجھے حملہ ہوگیا۔ سب لوگ مل کر آبادی سے باہر اُس شور کی جانب چلے۔ آگے چلے تو اُنہیں نبی ﷺ واپس ہوتے ہوئے ملے، حضور ﷺ گھوڑے پر سوار اور تلوار حمائل کئے ہوئے تھے۔ آواز سن کر سب سے پہلے اور تن تنہا تفتیش کو تشریف لے گئے تھے اور ہم سے فرماتے تھے:

لم ترعوا، لم ترعوا

ڈرو نہیں، ڈرو نہیں۔

مصنف نے محمد رسول اللہ ﷺ کے اس وصفِ عظیمہ کے بارے میں لکھا ہے کہ کسریٰ و قیصر و حبش کے حکمرانوں اور عرب کے جنگجو قبائل کے خشم و غضب کی پرواہ نہ کرنا شجاعت اور قوتِ قلب کا بہترین نمونہ دکھاتا ہے، جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔

مصنفِ رحمۃ للعالمین نے مکمل حدیث نہیں لکھی بلکہ یہ الفاظ لکھے ہیں

لم ترعوا لم ترعوا (۹)

راقم الحروف نے حدیث مع سند نقل کی ہے۔

جبکہ بخاری میں الفاظ یہ ملے ہیں لم ترعوا لم ترعوا

مکمل حدیث مع سند درج ذیل ہے:

عن انس کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس واجود الناس واشجع الناس قال وقد فزع اهل المدینة لیلا سمعوا صوتا، قال فتلقاهم النبی ﷺ علیٰ فرس لابی طلحة عریٌ وهو متقلد سیفه فقال لم ترعوا لم ترعوا(۱۰)

حیا کا بیان

حیا کے بیان میں قاضی صاحب نے بخاری کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمگیں تھے۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے:

کان رسول اللہ ﷺ اشد حیاء من العذرا فی خدرها کان اذا کره شیئا عرفناه فی وجهه (۱۱)

مصنف نے محمد رسول اللہ ﷺ کے وصف خاص کو حدیث کی روشنی میں بیان کیا اور بتایا ہے کہ یہ خصوصیات بھی رحمت اللعالمین ہی کی ہیں۔

شفقت و رافت کا بیان

رسول اللہ ﷺ کی ایک اور عظیم خوبی، شفقت و رافت کے حوالے سے قاضی صاحب نے، امام احمد و طبرانی کی روایت کا حوالہ دیا ہے۔ کہ ایک شخص کو گرفتار کر کے نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا او.

عرض کیا گیا کہ یہ حضور ﷺ کے قتل کا ارادہ کرتا ہے۔ نبی نے اسے تسلی دی کہ تم اس الزام سے نہ ڈرو پھر اُسے رہا کر کے یہ بھی فرمایا کہ اگر تیرا ارادہ بھی ہوگا تو تو قابو نہ پا سکے گا۔ (۱۲)

عفو و کرم

رسولِ اکرم ﷺ کی ایک اور امتیازی خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے حضرت انسؓ کی ایک روایت لکھی ہے کہ ایک اعرابی آیا۔ حضور ﷺ کی چادر کو زور سے کھینچا۔ چادر کا کنارہ حضور ﷺ کی گردن میں گھب گیا اور نشان پڑ گیا۔ وہ اعرابی بولا! محمد میرے یہ دو اُونٹ ہیں، ان کا لاد کا کچھ سامان مجھے بھی دو کیونکہ جو مال تیرے پاس ہے وہ تیرا ہے نہ تیرے باپ کا۔ نبی ﷺ چپ سے ہو گئے پھر فرمایا مال تو اللہ کا ہے اور میں اُس کا بندہ ہوں، پھر پوچھا جو برتاؤ تم نے مجھ سے کیا ہے تم اس پر ڈرتے نہیں ہو، اعرابی بولا! نہیں۔ پوچھا کیوں؟ اعرابی بولا مجھے معلوم ہے کہ تم برائی کے بدلے برائی نہیں کیا کرتے ہو۔ نبیؐ ہنس دیئے اور حکم دیا کہ ایک اُونٹ کے بوجھ کے جو، ایک کی کھجوریں دی جائیں۔ (۱۳)

زہد فی الدنیا

زہد فی الدنیا عنوان کے ذیل میں مصنف نے حضرت علیؓ کی روایت بیان کی ہے۔ حضرت علیؓ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ حضورؐ کی سنت کیا ہے؟ فرمایا:

المعرفة راس مالي میرا راس المال اصل سرمایہ تو معرفت ہے۔

والعقل اصل ديني میرے دین کی جڑ عقل ہے۔

والحب اساسي میری بنیاد محبت ہے۔

والشوق مركبي میری سواری شوق ہے۔

ذكر الله انيسي میرا انیس ذکرِ الٰہی ہے۔

والثقة كنزي میرا خزانہ اعتماد بر خدا ہے۔

والحزن رفيقي میرا ساتھی غم دل ہے۔

والعلم سلاحي میرا ہتھیار علم ہے۔

والصبر ردائي میرا لباس صبر ہے۔

والرضاء غنيمتي میرا مال رضائے سبحانی ہے۔

والعجز فخری میرا فخر عجز بدر گاہِ ربانی ہے۔

والزهد حرفتی میرا پیشہ زہد ہے۔

والیقین قوتی میری خوراک یقین ہے۔

والصدق شفیعی میرا شفیع صدق ہے۔

والطاعة حسبی میرا اندوختہ طاعتِ الٰہی ہے۔

والجهاد خلقی میرا خلق جہاد ہے۔

وقرة عینی فی الصلاة میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (۱۴)

قاضی صاحب نے یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ حدیث، کتبِ حدیث میں سے کس کتاب سے نقل کی ہے، صرف اتنا مذکور ہے کہ حضرت علیؓ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ حضور کی سنت کیا ہے؟۔

الحاصل

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے انتہائی عقیدت مندی سے رسولِ اکرم ﷺ کا ذکرِ جمیل فرمایا ہے۔ قاضی صاحب کا اسلوب منفرد بھی ہے اور تحقیقی و علمی بھی۔ مصنف نے قرآن وحدیث سے استدلال کیا ہے اور جامعیت کے پہلو کو نظر انداز نہیں ہونے دیا۔ اللهم صل علیٰ محمد ﷺ

حوالہ جات

۱۔ منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، رحمۃ للعالمین، ج ۲، ص ۳۲۶۔

۲۔ البخاری، الجامع الصحیح (باب الارواح جنود مجندۃ) ص ۵۵۴، حدیث نمبر ۳۳۳۶، دار السلام للنشر التوزیع، الریاض، ۱۹۹۹ء

۳۔ البقرہ: ۱۶۴

۴۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب۔ ج ۱، ص ۱۰۷۵، رقم ۶۱۶۹، کتاب الادب، طبع الثانیہ، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، مارچ ۱۹۹۹ء

۵۔ التوبہ: ۲۴

۶۔ البخاری الجامع الصحیح (ج ۱، ص ۱۴) دار ابن کثیر۔ دمشق بیروت، ۱۹۸۷ء

۷۔ البخاری/ ج ۱، ص ۱۴

۸۔ صحیح مسلم/ وجوب محبۃ رسول اللہ کاب الایمان/ ج۱ص۱۴۱۔ للنشر والتوزیع دارالسلام الریاض، ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۸ء

۹۔ منصور پوری/ قاضی محمد سلیمان، رحمت اللعالمین، ج ۲ ص ۳۳۳

۱۰۔ البخاری الجامع الصحیح: کتاب، ج ۱ ص ۵۰۲، رقم ۳۰۴۰ (باب اذا فزعوا باللیل) دارالسلام۔ الریاض (مارچ ۱۹۹۹ء)

۱۱۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الادب، ص ۱۰۶۴، رقم ۶۱۰۲، دارالسلام، للنشر والتوزیع، الریاض طبعہ ثانیہ مارچ ۱۹۹۹ء

۱۲۔ منصور پوری/ قاضی محمد سلیمان، رحمت للعالمین، ج ۲ ص ۳۳۶ (بحوالہ کتاب الشفاء/ص ۴۸)

۱۳۔ قاضی عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج ۱ ص ۴۸، طبع بریلی، ناشر منیر الصدیقی، (سن طباعت۔ن۔ن)

۱۴۔ قاضی عیاض، الشفا بہ تعریف حقوق المصطفیٰ، ج ۱ ص ۶۵ مطبع الصدیقی، مطبوعہ بریلی،

احسن البیان فی تفسیر القرآن

سید فضل الرحمٰن

ج۱، صفحات ۴۴۸ ج۲، صفحات ۴۰۸ ج۳، صفحات ۴۶۴

ج۴، صفحات ۴۶۴ ج۵، صفحات ۴۶۴ ج۶، صفحات ۴۷۲

ساتویں جلد شائع ہوگئی ہے

صفحات ۴۷۲ قیمت: ۱۹۰

سورۃ السبا، سورۃ الفاطر، سورۃ یٰسین، سورۃ الصفت، سورۃ ص، سورۃ الزمر، سورۃ المؤمن، سورۃ حٰم السجدہ، سورۃ الزخرف، سورۃ الدخان، سورۃ الجاثیہ، سورۃ الاحقاف، سورۃ محمد، سورۃ الفتح، سورۃ الحجرات، سورۃ قٓ، سورۃ الذٰریٰت، سورۃ الطّور

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ پوسٹ کوڈ: ۷۴۶۰۰۔ فون: ۶۶۸۴۷۹۰